بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

یوم جمعہ

جلد ۳۲	۲۰ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش	۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۳ھ	۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ اخاء ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کل دن کے وقت دانت درد میں کمی رہی لیکن رات کے وقت پھر ہلکی درد ہونے لگی۔ آج صبح بھی وہی کیفیت تھی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت آج زیادہ ناساز ہے۔ خون زیادہ آ رہا اور درد بھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کی حالت بدستور ہے کمزوری زیادہ ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۳ھ

سوائے احمدیت کے مسلمانوں کی اصلاح کی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی

آئے دن ہندوستان کے کسی نہ کسی کونے سے یہ جو آواز بلند ہوتی رہتی ہے کہ مسلمان اسلام سے بالکل بے بہرہ ہو گئے اسلام کی کوئی صفت ان میں باقی نہیں رہی۔ علماء کہلانے والے بدترین مخلوق بن گئے۔ وہ خود گمراہی میں پڑے ہیں۔ اور دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک مصلح کے بے حد محتاج ہیں۔ اور اشد ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ان کی دینی۔ دماغی اور ذہنی اصلاح کی کوئی صورت پیدا ہو پھر اس حقیقت کا اعتراف کرنے والے بڑے زوردار الفاظ میں اعلان کرتے ہیں۔ کہ بس اب اس کے لئے انتظام ہو ہی چکا ہے۔ اور مکمل سکیم بن گئی ہے۔ مسلمان سب کچھ چھوڑ کر ان کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ وہ ایک قلیل عرصہ میں انقلاب عظیم پیدا کر دینگے۔ لیکن چند ہی روز کے بعد اتنے زور و شور سے اعلان کرنے والوں پر مرگ کی سی خاموشی طاری ہو جاتی ہے۔ اور پھر ڈھونڈے سے بھی کہیں ان کا سراغ نہیں ملتا۔ یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا۔ کہ کوئی انسانوں کا قائم کیا ہوا ادارہ دینی اصلاح میں قطعاً کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی خود ساختہ مصلح کام نہیں آ سکتا۔

گزشتہ تھوڑے سے ہی عرصہ میں اس قسم کی کئی ایک تحریکیں نمودار ہوئیں۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے ہی غائب ہو گئیں۔ مثلاً اخبار "احسان" کو نہ معلوم کیا سوجھی۔ کہ "تبلیغی ادارہ" کے قیام کا اعلان کر دیا۔ اور اسے مسلمانوں کی کامیابی کا واحد ذریعہ قرار دے کر بڑا شور مچایا۔ پھر یہاں تک لکھ دیا۔ کہ "علماء کرام کی خدمت میں ہم نے جو اپیل کی تھی اس کا اثر روز بروز گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ اور مختلف عقائد کے مسلمان اس طرف مائل نظر آتے ہیں۔" لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے ہی لکھ دیا تھا۔ چند ہی ماہ کے اندر اندر یہ ادارہ بالکل ختم ہو گیا۔ اور اب کبھی "احسان" نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔

اس کے بعد جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں سے ایک آواز بلند ہوئی۔ جس پر اسی قسم کی بہت سی سابقہ تحریکوں کا ماتم کرتے ہوئے اور علماء انگریزی دان طبقہ کو کوستے ہوئے اخبار "زمزم" نے لکھا۔ کہ "ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ دنیا کی سطح پر ایسے خبیر و بصیر علماء نمودار ہوں۔ جو نہ صرف اسلامی مزاج کے شناسا ہوں۔ بلکہ جدید تحریکات اور رجحانات کے رمز شناس بھی ہوں۔ اور تعلیم یافتہ حضرات کو ذہنی انتشار سے بچاتے اور ان کے مسائل کو حل کرنے کی اپنے اندر پوری قابلیت رکھتے ہوں۔" اور پھر ایسے علماء کے "ملنے کا پتہ" یہ بتایا کہ "سب سے آخر میں اور آخر زمانہ کے سب سے آخر دور میں مرکز تنظیم اہل سنت کے نام سے ایک آواز جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں سے اٹھی ہے۔ اس کے بانی جناب سردار احمد خان پتافی ایک حساس اور دردمند مسلمان ہیں۔"

ہم نے اس کے متعلق بھی لکھ دیا تھا۔ کہ "اس آخر زمانہ کی آخر آواز کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو آج تک دوسری ایسی ہی آوازوں کا ہو چکا ہے۔" چنانچہ ہمارا یہ خیال حرف بحرف صحیح ثابت ہوا۔ چند روز کے شور و شر کے بعد آج "آخری آواز" کہیں سنائی نہیں دیتی۔ البتہ اس کی بجائے ایک اور آواز علی گڑھ کی سننے میں آئی ہے۔ جس میں اول تو حسب معمول علماء کی گمراہی اور مسلمانوں کی بدحالی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور پھر اسلامی جماعت کے قیام پر زور دیا گیا ہے۔

علماء اور مسلمانوں کی حالت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

"یہ قوم ہر جگہ خستہ و پریشان ہے کہیں اس کا بول بالا نہیں۔ کہیں اسے عروج نہیں۔ کہیں اسے عروج نہیں کہیں اسے عروج نہیں۔ کسی صنف میں یہ اقوام عالم پر غالب نہیں۔ اللہ کی جگہ ہوائے نفس اور اوہام نے لے لی ہے۔ رسول کی جگہ پیر اور ملانے اور ما جاء بہ کی جگہ فرنگیت اور اشتراکیت اور ہندویت لیتے جا رہے ہیں . . . امراء کو عیش و ہوسناکی سے فرصت نہیں۔ متوسط اکل حلال سے بے بہرہ ہیں۔ غرباء اسلام سے بیگانہ ہیں جن کے ذمہ ان کی ہدایت و راہ نمائی تھی۔ وہ خود یا تو قشریت میں مبتلا ہیں یا رہبانیت میں۔ علماء یہودی ہو گئے۔ اور فقراء مسیحی۔" (شہباز ۱۷ اکتوبر)

اس موقعہ پر سابقہ تحریکوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ بلکہ لکھا ہے۔

"دردمند دل ان حالات کو دیکھتا ہے اور غم کھاتا ہے۔ کوئی کہیں سے سنوارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کوئی کہیں سے ادارے قائم ہوتے ہیں۔ تحریکیں کھڑی کی جاتی ہیں۔ جد و جہد ہوتی ہے۔ جان و مال صرف کیا جاتا ہے۔ مگر نتیجہ ہیچ یا قریباً ہیچ۔ ایک طرف سے کچھ بنتا ہے۔ تو دوسری طرف سے بگڑ جاتا ہے۔" (شہباز ۱۷ اکتوبر سنہ ۴۴ء)

یہ سب کچھ بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "ہم نے علی گڑھ میں اسلامی جماعت قائم کی ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو غایت اور عمل میں محمد رسول اللہ کے رستہ پر لائے۔ کام بہت بڑا ہے۔ شاید ہماری طاقت سے زیادہ ہے . . . ہم نے علی گڑھ میں ایک اسلامی ادارہ قائم کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس راہ پر لانے کے لئے غور و تحقیق کا کام انجام دے۔ اس سلسلہ میں کچھ کام ہو بھی چکا ہے۔" (شہباز ۱۷ اکتوبر)

مگر یہ بھی چند روز کی بات ہے۔

ہم تو یہ اس یقین اور وثوق کی بناء پر کہتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے سے حاصل ہے۔ لیکن عام مسلمانوں

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

کو اتنا تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ جب مسلمان دینی اور دنیوی لحاظ سے اس قدر گر چکے۔ اور اتنے دین سے بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ تو پھر انہی میں سے کوئی خود بخود اٹھکر اصلاح اور تبدیلی کی قابلیت کہاں سے لا سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے کوئی مصلح اور مامور کھڑا ہو۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے ساتھ اصلاح کا کام سر انجام دے۔ اس دعویٰ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا نہ کوئی اور کھڑا ہوا ہے۔ اور نہ کسی کو کوئی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور نہ آئندہ کسی کو حاصل ہوگی۔ مسلمانوں کی مذہبی اصلاح و ترقی میں کامیابی صرف احمدیت کے لئے مخصوص ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ روز بروز نمایاں ہوتی جا رہی ہے۔ یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے۔ کہ ذرا بھی غور و فکر کرنے والا انسان اسے سمجھ سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ اس طرف توجہ ہی نہیں کی جاتی۔

یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں ہے

فرمایا! "یاد رکھو! یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں ہے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ آج نہیں۔ تو کل ثواب کا موقعہ مل جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ جب توبہ قبول نہ کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود ع کے زمانہ کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو۔ کہ ہم مال و جان دینا چاہتے ہیں۔ مگر جواب ملے۔ کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

ہر وہ احمدی جو تحریک جدید کے پہلے دس سالہ دور میں شامل نہیں ہو سکا۔ اسے دوسرے دور میں جو نومبر ۱۹۴۴ء میں شروع ہونے والا ہے۔ شامل ہونے کے لئے آج سے ہی ماحول پیدا کرنا شروع کر دے۔ اور جو شامل ہیں انہیں بھی۔ مگر جو سال دہم کا چندہ تا حال نہیں ادا کر سکے۔ یا گذشتہ سالوں کا بھی کچھ بقایا ہے۔ وہ اب سستی کو چستی سے بدل کر ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء سے قبل اپنا بقایا جلد بھیج دیں۔ (خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

پریذیڈنٹ صاحبان کیلئے ضروری اعلان

پریذیڈنٹ صاحبان مجھے اس بات سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ کہ ان کی جماعت سے کسقدر احمدی نوجوان احمدیہ کمپنی میں یا کسی اور کمپنی میں بھرتی ہو کر گئے ہیں۔ ان کی فہرستیں مندرجہ ذیل نمونہ سے بنائیں۔ اور بعد تکمیل مجھے اطلاع دیں۔ کیونکہ ان کا ریکارڈ رکھنا ایک نہایت ضروری امر ہے۔

نمبر شمار	نام فوجی	ولدیت	سکونت	عہدہ	موجودہ پتہ

جن جماعتوں نے بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں بھیجنے میں نظارت ہذا سے تعاون کیا ہے۔ ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ مگر ضلع گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات جہلم۔ لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ ملتان وغیرہ کی بہت سی جماعتوں نے ابھی تک اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

میں ان جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں بھجوائیں۔ (ناظر امور عامہ)

انصار کا ضروری جلسہ

بتاریخ ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء بروز بدھ بعد نماز عصر انصار اللہ کا ماہواری جلسہ مسجد محلہ دار الفتوح میں ہوگا۔ احباب بکثرت شامل ہو کر مستفیض ہوں۔ اس جلسہ میں انصار کی حاضری لازمی ہے۔ عبدالرحیم درد قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان۔

احمدیت کس طرح پھیل سکتی ہے؟

احباب کرام نے پندرہ روزہ نقشہ بیعت اندرون ہند مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۴ء دیکھ کر اندازہ کر لیا ہوگا۔ کہ ہندوستان میں احمدیت کے پھیلنے کی کیا رفتار ہے۔ پندرہ روز میں ہندوستان کی جماعتوں میں سے دس فیصدی جماعتوں کی بیعت اکسٹھ پر مشتمل تھی۔ یہ رفتار ترقی یقیناً ناتسلی بخش ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس کو بڑھانے کی پوری کوشش کریں۔ اور تبلیغ میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ تا طلع شموس طالعہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ماہ احسان ۱۳۲۳ھش مطبوعہ اخبار الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۴۴ء میں تبلیغ کا بہترین طریق بتلایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ انسان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے۔ اور ان سے کہے۔ کہ اب میں نے یہاں سے مر کر ہی اٹھنا ہے۔ ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو۔ کہ میں غلط راستہ پر ہوں۔ اور یا تم سمجھ جاؤ کہ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو۔ اس عزم اور ارادہ سے اگر ساری جماعت کھڑی ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی ایک سال بھی ختم نہیں ہوگا۔ کہ ہماری ہندوستان کی جماعت میں صرف احمدیوں کے رشتہ داروں کے ذریعہ ہی ایک لاکھ آدمی بڑھ جائینگے سوال صرف ہمت کا ہے۔ اگر لوگ ہمت کریں۔ اور اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں۔ تو بہت جلد اس کے نیک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اپنی اس اہم ذمہ واری کو سمجھے۔ اور اپنے اندر چستی اور بیداری پیدا کر کے تبلیغ احمدیت کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جائے۔"

اس فرمان کے بعد بھی جو احمدی اپنے رشتہ داروں میں پوری توجہ کے ساتھ تبلیغ کی طرف متوجہ نہیں ہو جاتا۔ وہ سمجھ لے۔ کہ وہ اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لے رہا ہے۔ سیکرٹریان تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء تک اس تحریک پر عمل کرنے والے احباب کے متعلق مندرجہ ذیل نقشہ کی صورت میں ابتدائی رپورٹ بھجوائیں۔ اور اس کے بعد ہر مہینہ کے پہلے ہفتہ میں ماہوار رپورٹ بھجواتے رہیں۔ ابتدائی رپورٹ میں تبلیغ کنندگان اور زیر تبلیغ رشتہ داروں کے نام کے ساتھ نمبر شمار ضرور دیا جائے۔ آئندہ ماہوار رپورٹوں میں جو نام ابتدائی رپورٹ میں آ چکے ہوں۔ ان کو دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف نمبر کے حوالہ سے ذرائع تبلیغ کے خانہ کی خانہ پری کی جائے۔ البتہ نئے نام ضرور دیئے جائیں۔ ابتدائی رپورٹ جلد سے جلد بھجوائی جائے۔ تا حضرت اقدس کی خدمت میں مکمل رپورٹ پیش کی جا سکے۔

نمونہ رپورٹ متعلقہ تبلیغ رشتہ داران جماعت

از ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء تا ۲۹ نومبر ۱۹۴۴ء

نمبر شمار	نام تبلیغ کنندگان	نمبر شمار	نام زیر تبلیغ رشتہ داران	ذرائع تبلیغ: تعداد خطوط جو بھیجے گئے	ذرائع تبلیغ: تعداد ملاقات جو کی گئیں	دیگر قابل ذکر امور
۱	شیخ غلام حسین صاحب	۱	رفیق احمد صاحب	۴	×	
		۲	محمد شریف صاحب	×	۲	
		۳	نذیر حسین صاحب	۳	×	

نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے اور اب کچھ عرصہ سے سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے جہاں کرنیل بھروچہ نے اس کا ران کے جوڑ کے پاس اپریشن کیا ہے۔ چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے اور بہت لمبی ہو گئی ہے۔ اس لئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے۔ کہ عزیز حمید اللہ خاں کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔ بیگم چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں ماڈل ٹاؤن لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند سوالوں کے جوابات

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

ایک دوست نے لکھنؤ سے پانچ سوال لکھ کر بھیجے ہیں۔ اور خواہش کی ہے کہ ان کے جواب "الفضل" کے ذریعہ دیئے جائیں تاکہ دوسرے لوگ بھی پڑھ لیں۔ وہ سوال معہ جواب ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

سوال اول

خلق ابلیس و شیطان میں خود ان دونوں کے متعلق سبقت رحمتی علی الغضبی اور الرحمٰن الرحیم کا کیا ظہور ہو سکتا ہے؟

جواب

جواباً عرض ہے کہ شیطان تو ایک ایسی ہی مخلوق ہے جیسے فرشتے۔ فرق صرف یہ ہے کہ فرشتے نیکی کی تحریک کرنے والے ہیں اور شیطان بدی کی۔ شیطان پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ بدی کی تحریک کرے۔ جس طرح فرشتے نیکی کی تحریک کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اس شیطان کو نہ عذاب ہے، نہ ثواب۔ کیونکہ وہ فرشتوں کی طرح معذور و مجبور اپنے کام میں لگا ہوا ہے۔ اگر یہ پیدا نہ ہوتا تو انسان کے جوہر نہ کھلتے۔ اور نیکی و بدی میں تمیز نہ رہتی۔ اور انسان انعام کا حقدار نہ بنتا۔

باقی رہا ابلیس تو یہ آدم کے وقت میں شیطان کا ایسا ہی نمائندہ تھا۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں نمرود اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ابوجہل۔ شیطان کے ان نمائندوں کو اپنے رسولوں کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ اس لئے کھڑا کیا کرتا ہے۔ کہ رسول کی عظمت اور اس کا مرتبہ بلند دنیا پر آشکارا ہو۔ ایسے نمائندگان شیطان کو میرے خیال میں اتنا شدید عذاب نہیں ہوگا۔ جتنا عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے افعال میں خدا تعالیٰ کے جبر کا بھی ایک حصہ شامل ہے۔ اس لئے کچھ نہ کچھ تخفیف ان کے عذاب میں ضرور ہوگی۔

سوال دوم

مقام ابراہیم سے مراد اگر وہ پتھر ہے تو اب امت برائت محمدیہ کس طرح عمل کرے؟

جواب

مقام ابراہیم سے وہ جگہ مراد ہے جہاں چاروں طرف پھر کر حضرت ابراہیم نے کعبہ تعمیر کیا تھا۔ یعنی حرم کعبہ کی بیرونی چوطرفہ جگہ جہاں لوگوں نے پہلے چار مصلے بنا رکھے تھے۔ اور اب بھی وہیں کھڑے ہو کر نمازیں پڑھتے ہیں۔

سوال سوم

ما تریٰ فی خلق الرحمٰن من تفاوت اور ھل تریٰ من فطور کے کیا معنی ہیں؟

جواب

یہی معنے ہیں کہ ہر شے اور ہر چیز دنیا کی نہایت درست اور نہایت ٹھیک بنی ہوئی ہے۔ اور اس میں کسی طرح کا کوئی نقص یا عیب نہیں۔ اور اس کو حقیقۃً اسی طرح بننا چاہیئے تھا۔ مثلاً باز کو تیز رفتار اور پنجوں والا اسی لئے بنایا۔ کہ وہ چڑیا کو جھپٹ کر پکڑ سکے۔ کیونکہ وہ اس کی خوراک ہے۔ چڑیا کو نسبتاً کم رفتار اور غریب اسی لئے بنایا کہ وہ باز کی خوراک بن سکے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ چڑیا کو بھی ایسے ہی پنجے شکار کے لئے اور ایسی ہی رفتار اڑنے کے لئے دی جاتی۔ جیسی باز کو ہے۔ تو پھر نظام عالم نہ چل سکتا۔ اور یہ سب کارخانہ درہم برہم ہو جاتا۔ البتہ اس حکیم و قدیر خدا نے چڑیا کا رنگ ایسا خاکی بنا دیا ہے۔ کہ وہ باز کے حملے کے وقت پتوں وغیرہ میں چھپ کر ایک حد تک اپنی جان باز سے بچا سکتی ہے۔ یہ اس لئے ہے تاکہ چڑیا کی نسل دنیا سے معدوم نہ ہو جائے۔ اسی طرح سینکڑوں چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں۔ جو زمین سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور پرندوں کی خوراک بنتے ہیں۔ اگر یہ نہ پیدا کئے جاتے تو پرندوں کے لئے غذا کہاں سے آتی؟ اور ان کا پیٹ کس طرح بھرتا؟ یہ تو ہوئی عام بات۔ اگر آپ معین صورت میں سوال کریں گے۔ کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی کس مخلوق میں بظاہر کیا نقص نظر آتا ہے۔ تو پھر اس کا جواب دیا جا سکے گا۔ بالفرض آپ کہیں کہ انسان کی دو کی جگہ چار آنکھیں ہوتیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس سے انسانی بصارت تو بڑھ جاتی۔ مگر اس کے مقابلہ میں بصیرت اتنی ہی کم ہو جاتی۔ اور بصیرت ہی اصل چیز ہے یا بالفرض آپ کہیں کہ انسان میں پرواز کی کمی ہے۔ اگر وہ اڑتا پھرتا تو زیادہ بہتر ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ایک تو یہ دنیا اپنی جسامت کے لحاظ سے اتنی چھوٹی ہے۔ کہ اس میں پردار انسان کا رہنا نہایت تنگی کا موجب ہوتا۔ دوسرے یہ کہ اس صورت میں دنیا کی موجودہ معاشرت کے لحاظ سے ہزارہا طرح کے نئے نئے فتنے اور فساد ایسے پیدا ہوتے۔ کہ ہر روز خون خرابے کی نوبت پہنچتی۔ پس موجودہ نظام کے لحاظ سے بے پر انسان زیادہ موزوں ہے بہ نسبت پردار انسان کے۔

سوال چہارم

شہید کا اطلاق سید عبداللطیف اور نعمت اللہ وغیرہ پر ہے۔ یا احمدی نوجوان جو لفٹیننٹ اور کپتان شکم کے بندے شہیدوں کا رتبہ پانے والے ہونگے؟

جواب

معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اس بحث کے متعلق میرا مضمون مندرجہ الفضل غور سے نہیں پڑھا جس میں میں نے صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ وہ احمدی نوجوان جو خلیفہ کے حکم کے ماتحت اور سلسلہ کے وقار، عظمت اور عزت کی خاطر میدان جنگ میں جاتے ہیں۔ اور وہاں مارے جاتے ہیں شہید ہیں لیکن انکے بالمقابل وہ لوگ جو محض تنخواہ اور حصول زر کے لئے جاتے ہیں۔ ان کی حیثیت ایک اجیر اور مزدور سے زیادہ نہیں۔ وہ اگر مارے جائیں۔ تو شہید نہیں ہونگے بلکہ اجیر ہوں گے۔ اور اپنے اعمال کے مطابق بدلہ پائیں گے۔ اول الذکر گروہ کو اگر اپنی خدمات کے معاوضہ میں کچھ تنخواہ بھی ملے۔ تو وہ ان کی شہادت کے درجہ کو کم نہیں کرے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے۔ اور اسی کے موافق لوگوں سے سلوک کرتا ہے۔ نوجوان کی نیت خلیفہ کی اطاعت اور سلسلہ کے مفاد کی تھی۔ نہ کہ تنخواہ لینے کی۔ تنخواہ تو ایک زائد انعام ہے جو اسے ملتا ہے۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک شخص اپنے مکان میں کھڑکیاں اور روشندان اس نیت سے رکھتا ہے۔ کہ ان سے اذان کی آواز آئے۔ اب ظاہر ہے کہ اذان کی آواز کے ساتھ ساتھ ان میں سے روشنی بھی آئے گی۔

سوال پنجم

ثعبان اور بیضا کی تصدیق اس وقت مخالفوں کے سامنے کس طرح پیش کریں؟

جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دونوں باتوں کو رکھ دیا ہے۔ اور وہی مخالفوں کے سامنے بڑی آسانی سے پیش کی جاسکتی ہیں وہاں ایک لمبا چوڑا سونٹا تھا۔ یہاں مسیح موعود نے صرف ایک تنکا (قلم) اٹھا کر اپنے دشمنوں کے تمام حبائل کو بے کار کر دیا۔ سارے دشمن اور تمام دنیا کے مذاہب مسیح موعودؑ کے اس معمولی سے تنکے کے آگے مجبور و لاچار ہو کر رہ گئے کسی سے بھی کچھ نہ بن سکا۔ اس امر کا اعتراف مخالفین بھی کرتے ہیں چنانچہ حضور کے انتقال پر اخبار "وکیل" نے لکھا تھا۔ "اس کی آواز حشر اور اس کا قلم جادو تھا۔ . . . . . ."

باقی رہا "بیضا" تو اسلام کی سچائی۔ فضیلت اور برتری کے ایسے ایسے دلائل نیرہ مسیح موعودؑ نے دنیا کے سامنے پیش کئے۔ کہ لوگوں کی آنکھیں چکا چوند ہو کر رہ گئیں۔ اور کوئی بھی ان کے مقابل پر نہ ٹھہر سکا۔ اپنے تو خیر غیروں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا۔ کہ "مرزا صاحب میں ایسی غیر معمولی قابلیت تھی۔ کہ مخالف خواہ کسی درجہ اور کسی لیاقت کا ہوتا ایک دفعہ تو ان کے برجستہ جواب سے ذرا گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا"

بتلایئے اس سے زیادہ بیضا اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح موعودؑ نے خود اپنے وجود کو اسی رنگ میں پیش کیا۔ اور فرمایا ؎

میں ہوں وہ نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیت یابنی آدم امّا یاتینکم رسل منکم الخ
اور
مولوی ثناء اللہ صاحب

اخبار اہل حدیث (۱۱ اگست ۱۹۴۴ء) میں "فتاوی" کے زیر عنوان حسب ذیل سوال و جواب شائع ہوا ہے:-

"س ع۱۶۲ یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیاتی فمن اتقی و اصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اعراف رکوع ۴۔ مذکورہ بالا آیت سلسلہ نبوت کے جاری رہنے پر صریح دال ہے کیونکہ اس میں مخاطب لفظ بنی آدم سے امت محمدیہ ہی ہے۔ اور نون مشدد کا استعمال یہ بتا رہا ہے۔ کہ رسولوں کی آمد ضروری ہوگی یقصون علیکم الخ وہ ہماری آیتیں سناتے رہیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے۔ کیونکہ خود نبی کریم پر یہ آیت نازل ہو رہی ہے۔ اور آپ اس کو صحابہ کے سامنے سنا رہے ہیں۔ اور اس کے بعد کسی قسم کی صراحت مذکور نہیں۔ اس لئے اس آیت کو قادیانی اپنے دعویٰ کی دلیل بنا رہے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس میں کوئی تاویل اور تحریف نہیں ہے۔ لہذا جواب سے مطلع فرمادیں۔

ج ع۱۶۲:- قادیانی مباحث میں یہ آیت بہت مدت سے زیر بحث ہے۔ اس کے جوابات کئی دفعہ دیئے گئے ہیں۔ امّا یاتینکم۔ دو لفظوں سے مرکب ہے۔ امّا یہ اصل میں اِن ما ہے۔ دوسرا لفظ موکد با نون ثقیلہ ہے۔ اس آیت کی مثال دوسری آیت ہے۔ امّا ینزغنک من الشیطان نزغ۔ ان دونوں آیتوں کا مضمون شرطیہ ہے منطقی قانون میں یہ مسلم ہے کہ شرطیہ میں مقدم کا امکان بھی ضروری نہیں ہوتا کجا تحقق۔ پس اگر سائل کی پیش کردہ آیت سے بعد ختم رسالت وقوع یا امکان نبوت کا ثبوت ملتا ہے تو ہماری پیش کردہ آیت سے نزغ شیطان بحق رسالت کیوں ثابت نہیں؟ حالانکہ یہ عقیدہ (نزغ شیطان بحق رسالت) قرآن حدیث کے خلاف ہے۔ قرآن میں ہے اِنّ عبادی لیس لک علیھم سلطان۔ حدیث میں آیا ہے۔ لکن اللّٰہ اعاننی علی الشیطان فاسلم۔ پس قادیانیوں کا فرض ہے۔ کہ اس آیت کا جواب دیں"۔

مولوی صاحب کے اس جواب اور خصوصًا خط کشیدہ الفاظ سے ظاہر ہے کہ ان کو صرف ایک مشکل پیش آئی اور وہ یہ کہ آیت یا بنی آدم سے اگر "امکان نبوت کا ثبوت" مان لیا جائے تو پھر آیت ثانیہ اما ینزغنک من الشیطان نزغ سے نزغ شیطان بحق رسالت کا بھی امکان تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور اسی لئے مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ سے اس کا جواب طلب کیا ہے۔ میں مولوی صاحب کی اس مشکل کا حل پیش کرتا ہوں اور لطف یہ کہ وہ بھی خود ان کے اپنے الفاظ میں۔ مولوی صاحب اپنی "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" میں اسی آیت اما ینزغنک من الشیطان نزغ۔ کی تفسیر میں لکھ چکے ہیں کہ:-

الخطاب للنبی والمراد بہ الامۃ (ص ۱۶۵)

یعنی "اس آیت میں گو مخاطب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مگر مراد اس سے امت محمدیہ ہے" پس جبکہ آپ کے اپنے بیان کے مطابق اس جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہی نہیں تو "نزغ شیطان بحق رسالت" کا خدشہ بھی نہ رہا کیونکہ یہاں امت مراد ہے۔ اور امت محمدیہ کیلئے "نزغ شیطان" کا نہ صرف امکان بلکہ تحقق مسلم ہے۔ (الا عبادک منھم المخلصین۔ ص ع ۵) خلاصہ یہ کہ اما ینزغنک من الشیطان نزغ سے جیسے "نزغ شیطان بحق امت" کا امکان بلکہ وقوع ثابت ہے۔ اسی طرح سائل کی پیش کردہ آیت یا بنی آدم امّا یاتینکم رسل منکم سے بھی "وقوع" اور امکانِ نبوت کا ثبوت ملتا ہے"۔ وھو المقصود

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ "منطقی قانون میں یہ مسلم ہے۔ کہ شرطیہ میں مقدم کا امکان بھی ضروری نہیں ہوتا کجا تحقق" جوابًا عرض ہے۔ کہ یہ اعتراض درست نہیں کیونکہ قرآن کریم میں ایسا حرف شرط کئی جگہ تحقق وقوع پر استعمال کیا گیا ہے۔ تاہم اصل مقصود تو "امکان نبوت" کا اثبات تھا۔ اور جبکہ مولوی صاحب کی مشکل حل ہوگئی۔ یعنی نزغ شیطان بحق امت جس طرح ثابت اور مولوی صاحب کو مسلّم ہے۔ اسی طرح آیت یا بنی آدم سے بھی امکان نبوت" ثابت ہے۔

ہاں اگر مولوی صاحب اِمّا کے آنے سے "امکان نبوت" تسلیم کرنے سے انکار کریں تو گذارش ہے۔ کہ جبکہ بقول مولوی صاحب یا بنی آدم امّا یاتینکم رسل منکم سے "امکانِ نبوت" کا کوئی ثبوت ہی نہیں ملتا تو پھر اس سے اگلی آیت میں جو یہ ہے۔ والذین کذبوا باٰیاتنا واستکبروا عنھا اولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون۔ اس میں نبیوں اور رسولوں کے انکار اور ان کی تکذیب پر انذار و ترہیب کیوں کی گئی؟ یعنی جس چیز کے تحقق وقوع یا امکان کا کوئی موقعہ ہی نہیں تھا۔ اس کے انکار پر سزا سے ڈرانے کے کیا معنی؟

پھر سورۃ بقرہ رکوع ۴ میں خدا تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا ہے۔ فاِمّا یاتینکم منّی ھدًی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ والذین کفروا وکذّبوا باٰیاتنا اولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون۔ یہاں بھی مضارع موکد بنون تاکید اور اِمّا موجود ہے۔ جو تحقق وقوع پر استعمال کا بیّن ثبوت ہے۔ لیکن اگر اب بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نہ مانیں تو بتائیں کہ اس آیت میں اِمّا شرطیہ کے ہوتے ہوئے وہ حضرت آدم کے بعد کسی ہدایت و شریعت یا احکام کا آنا کیوں کر ثابت کریں گے؟ اور جبکہ تحقق وقوع یا امکان ہی اس آیت کے رو سے ضروری نہیں تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے نون تاکید لاکر اس امر پر زور کیوں دیا اور اس آیت کے نازل کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ نیز جبکہ یہاں بھی (بوجہ شرطیہ کلام) ہدایت و شریعت اور رسولوں کے آنے کا کوئی امکان ہی نہیں تھا۔ تو ان کا انکار و کفر کیونکر متحقق ہوسکتا تھا۔ اور پھر اس انکار و کذب اور تکذیب پر تنبیہ کیوں کی گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ آیت یا بنی آدم جیسا کہ سائل نے بھی بیان کیا ہے "سلسلہ نبوت کے جاری رہنے پر صریح دال ہے کیونکہ اسمیں مخاطب لفظ بنی آدم سے امت محمدیہ ہی ہے"

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل

آسام میں احمدیت

خان بہادر مولوی عطاء الرحمٰن خان صاحب ایم اے کا وجود احمدیت کے لئے آسام میں نہایت ہی مبارک ہے۔ ہم نے دو سال کے قیام کے دوران میں ان کو احمدیت کے رنگ میں رنگین پاکر بے حد خوشی اور مسرت محسوس کی۔

نماز عید الفطر ہم نے ان کے بنگلہ واقعہ محلہ لبان شیلانگ میں پڑھی۔ آپ کو خدا تعالےٰ کے فضل سے جس قدر دنیاوی رتبہ حاصل ہے۔ اسی قدر آپ خدمت اسلام اور تبلیغ احمدیت میں پیش پیش ہیں۔ آپ کا زیادہ تر وقت ترجمہ قرآن کریم میں صرف ہو رہا ہے۔ اور احباب کو یہ سنکر خوشی ہوگی۔ کہ آپ آسامی زبان میں ترجمہ قرآن کریم کر رہے ہیں۔ اس زبان میں آج تک ترجمہ قرآن کریم نہیں چھپا۔ ۲۴ پاروں کا ترجمہ آپ کر چکے ہیں۔ اور ابتدائی ۴ پارے نہایت عمدگی کے ساتھ چھپ بھی چکے ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ترجمہ قرآن پاک انگریزی میں بھی کافی حصہ لے چکے ہیں۔ آپ نے اپنی تبلیغی لائبریری جو مجھے دکھائی۔ وہ بذات خود سلسلہ کی نایاب اور قیمتی کتب کا ایک اچھا خاصہ مجموعہ ہے۔ اس چھوٹی سی لائبریری میں سلسلہ کے تمام نامی گرامی علماء کی تصانیف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نایاب کتب کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی قریبًا تمام کتابیں موجود تھیں۔ آپ نہ صرف انگریزی کے ہی ماہر ہیں بلکہ اردو۔ فارسی۔ بنگالی آسامی اور عربی میں بھی آپ کو پوری پوری مہارت حاصل ہے۔ اور زبان پشتو جو آپ کو آبائی ورثہ میں ملی اس میں بھی آپ بخوبی گفتگو کر سکتے ہیں۔ آپ آسام جیسے دور افتادہ ملک میں احمدیت کو ترقی دینے کے نہایت خواہشمند ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں آپ مرکز سے دو مبلغین کیلئے درخواست کر چکے ہیں۔ جن کا نصف خرچ برداشت کرنے کا آپ نے وعدہ کیا ہے۔ آپ کے والد مکرم مولوی..........

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں تبلیغ اسلام کیلئے گراں مایہ کوششیں

مکرم مولوی جلال الدین شمس کی اہم اور نتیجہ خیز تبلیغی خدمات

۲۳ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش بوقت ۸ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا جنرل اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں لفٹیننٹ سید ممتاز احمد صاحب جو ساڑھے پانچ سال کے بعد انگلستان سے واپس آئے ہیں کا لیکچر "انگلستان اور اسلام" کے موضوع پر انگریزی زبان میں ہوا۔ آپ نے اپنی تقریر میں نہایت دلچسپ پیرائے اور فصیح زبان میں انگلستان میں احمدیت کی تبلیغی سرگرمیوں۔ ان کے اثرات اور کامیابیوں پر روشنی ڈالی اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد فضل لندن کی ان تھک کوششوں اور گراں مایہ خدمات کا ذکر نہایت محبت بھرے الفاظ میں کیا۔ اور ان تکالیف مالایطاق کا ذکر کرتے ہوئے۔ جو جناب شمس صاحب کو جنگ کی وجہ سے جھیلنی پڑ رہی ہیں اور جن کا آپ مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہیں۔ آپ نے جناب شمس صاحب کی ہمت۔ لیاقت اور سلسلے کی اشاعت کے لئے درد کی بہت تعریف کی اور خاص طور پر نومسلم احمدیوں کی تربیت اور ذہنی رجحانات میں تدریجی تبدیلیوں کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ وہ انگریزوں میں کس طرح اسلامی روح پیدا کر رہے ہیں۔ اور ان سے احکام اسلام کی پابندی کرا رہے ہیں۔

آپ نے اپنے لیکچر کو دو حصوں میں تقسیم کیا اول اپنے مشن کی تبلیغی مساعی۔ اور دوم انگلستان میں دیگر فرقہ ہائے اسلام کی حالت بعد میں آپ نے دونوں کا مقابلہ کر کے بتایا کہ صرف ہمارا ہی مشن ہے جو احیاء اسلام کے صحیح درد کو لے کر کام کر رہا ہے۔ مگر باقی مسلمان اور ان کی تبلیغی کوششیں صرف برائے نام ہیں۔ اسلئے بے اثر بھی ہیں۔

آپ نے احمدیہ مشن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جنگ سے قبل جب جناب شمس نے ۱۹۳۶ء میں چارج لیا۔ تو تبلیغی سرگرمیاں نہایت اعلیٰ پیمانے پر جاری تھیں۔ جلسے ہفتہ وار منعقد ہوتی تھیں۔ جن میں لوگ کثرت سے شامل ہوتے تھے۔ لیکن جنگ چھڑتے ہی حالات نے پلٹا کھایا۔ اور تبلیغی سرگرمیوں کو اس پیمانے پر جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔ شدید بمباری کی وجہ سے لوگ شہروں سے بھاگ گئے ذرائع آمد و رفت مسدود ہو گئے۔ بلیک آؤٹ ہونے لگا۔ اور لوگوں نے ہماری سرگرمیوں میں دلچسپی لینی چھوڑ دی۔ آخر جب بمباری میں کمی ہوئی۔ تو جناب شمس کو تمام کام نہایت ہی مخالف حالات میں از سر نو جاری کرنا پڑا۔ مخالف حالات اسلئے کہ پہلے ہی وہاں کے لوگ مذہب سے بالکل بے بہرہ ہیں اور ہر چیز ہر خیال اور ہر نظریے کو مادی نقطہ نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ جنگ کے سلسلے میں ان کی مصروفیات اور انہماک نے ان کی توجہ کو مذہب اور خصوصاً عیسائیت کے علاوہ دوسرے مذاہب سے بالکل ہٹا دیا۔ جنگ کو تو چھوڑئے۔ امن کے زمانہ میں بھی کسی شخص سے مذہب کے بارے میں گفتگو کرنا سماجی نقطہ نگاہ سے باعث ننگ تصور کیا جاتا تھا۔ بہرحال یہ نامساعد حالات تھے جنمیں شمس صاحب نے کام دوبارہ جاری کیا۔ اور انفرادی تعلقات پیدا کر کے لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف پھیری۔ انگلستان کی دوسری انجمنوں اور سوسائیٹیوں سے میل ملاپ پیدا کیا۔ ان کے جلسوں میں شریک ہو کے لوگوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی۔ اور پھر لٹریچر تقسیم کرنا شروع کیا۔ اس کے علاوہ ہائیڈ پارک وغیرہ میں جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں میر عبدالسلام صاحب بہت ممد ثابت ہوئے۔ بعض اوقات ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو آدمی شریک ہوتے۔ اور تقریر کے بعد سوال و جواب کا موقع دیا جاتا۔ اس کے علاوہ جناب شمس صاحب پادریوں کی تقریریں بھی سننے جاتے۔ اور ان کے مسلمہ عقائد پر نہایت عمدگی سے اعتراض کرتے اور انجیل کے حوالوں سے اسلام کی صداقت اور عیسائیت کا ابطال ثابت کرتے۔ ان اعتراضات کا پبلک پر بہت اثر ہوتا۔ خصوصاً مولوی صاحب کے اناجیل کے علم سے وہ مبہوت ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مولوی صاحب کوئی موقعہ بھی خواہ وہ انفرادی تبلیغ کا ہو یا اجتماعی تبلیغ کا ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ہر شخص سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر انجمنوں کے اجلاس میں شرکت کرتے ہیں۔ نیز ان سے گفت و شنید کر کے اپنے جلسوں میں آنے کی دعوت دیتے ہیں

وہ انگریز جو ہندوستان میں بسلسلہ ملازمت رہ چکے ہیں۔ اور سلسلے کی تاریخ اور کام سے واقف ہیں۔ وہ سلسلے کی تعریف کرنے میں ذرا باک نہیں کرتے۔ چنانچہ کرنل ڈگلس وغیرہ کو مولوی صاحب اکثر دعوت دیتے ہیں۔ اور کئی مرتبہ انہوں نے ہمارے پبلک جلسوں میں صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں یہاں تک کہدیا کہ جب مغربی اقوام مادیت پرستی سے اکتا کر مذہب کی طرف رجوع کریں گی۔ تو احمدیت سب سے پہلے ان کو اپنی طرف جذب کرنے میں کامیاب ہو گی۔ اس کے علاوہ جناب مولوی صاحب نومسلم انگریزوں کی تربیت کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ یہ ان ہی کی محنت اور جانفشانی کا نتیجہ ہے کہ وہاں کے تمام نومسلم احمدی تمام ارکان اسلام سے واقف ہیں۔ اور ان کی صحیح روح کو سمجھتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نماز میں امامت کے فرائض بطریق احسن انجام دے سکتا ہے۔

ان احمدی نوجوانوں سے جو ہندوستان سے بغرض تحصیل علم انگلستان وقتاً فوقتاً جاتے رہتے ہیں۔ مولوی صاحب اکثر ملتے رہتے ہیں۔ اور ان کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ ان کو تبلیغی سرگرمیوں میں برابر شریک کر کے ثواب کے مستحق بناتے ہیں۔

اس کے بعد لفٹیننٹ سید ممتاز احمد صاحب نے "ووکنگ موسک" اور دیگر مساجد کا ذکر کیا۔ جن میں نئی بننے والی مسجد بھی شامل تھی۔ جو خاص اغراض کے ماتحت بننے والی ہے۔ اور آجکل جس کی زمین کو عارضی طور پر بطور مسجد استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان تینوں مسجدوں کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد آپ نے بتایا کہ ان کی تبلیغی مساعی صرف اس حد تک محدود ہیں کہ کبھی کبھی اجتماع کیا کرتے ہیں۔ جو خالص تبلیغی غرض سے نہیں۔ بلکہ خاص خاص موقعوں پر کئے جاتے ہیں۔ جن میں غیر احمدی مسلمانوں کا جمع ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً عید الفطر کے موقع پر۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر یا عید میلاد النبی کے موقع پر ان موقعوں پر وہ بعض عیسائی پادریوں اور دیگر انگریزوں کو مدعو کرتے ہیں۔ جو وہاں کسی مذہبی خیال کے ماتحت نہیں آتے بلکہ اس کو ہندوستانیوں سے ملنے کے لئے ایک Social function خیال کرتے ہیں جنمیں اعلیٰ قسم کی ضیافتوں سے انکی تواضع کی جاتی ہے۔ عورتیں ان میں Evening Dress میں جسکی کاٹ اور سلائی سے عریانی ظاہر ہوتی ہے شامل ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے ان منتظمین کا اشاعت اسلام مقصد نہیں ہوتا۔ بلکہ سوشل تعلقات پیدا کرنا غرض ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے آپ نے جناب شمس صاحب کی متواتر اور ان تھک تبلیغی مساعی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اگر شمس صاحب تربیت یافتہ نومسلموں سے مل کر اسلامی مسائل پر گفتگو کریں تو ان کی اسلامی مسائل سے واقفیت دیکھ کر حیران رہ جائینگے۔ آپ نے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر فرمایا کہ ایک دفعہ میں ایک نوجوان نومسلم سے حالات مابعد الموت پر گفتگو کر رہا تھا۔ اس نے مرنے کے بعد کی زندگی کے ثبوت میں ایسی سیر کن بحث کی اور ایسے دلائل دیئے جو بالکل نئے تھے اور اسکے اپنے غور و فکر کا نتیجہ تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ شخص اسلامی تعلیم سے کس قدر دلچسپی رکھتا۔ اور اس کے بعض پیچیدہ مسائل پر کتنا غور کر چکا ہے آپ نے فرمایا کہ ان کی اسلامی مسائل سے واقفیت کا مقابلہ دیگر یورپین اقوام کی مذہب سے نفرت لاعلمی اور بے توجہی سے کرو تو حیرت کی انتہا نہ رہے گی۔ آپ نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے ساتھی طالب علموں سے پوچھا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کیا جانتے ہو؟ تو وہ نوجوان جو دنیوی علم میں کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ اور جو یقیناً دنیا کے تمام ممالک اور اقوام کے سیاسی اور اقتصادی حالات سے بخوبی آگاہ تھے اور اپنے علم پر ناز کرتے تھے۔ اس سوال کے جواب میں اس قدر جاہل ثابت ہوئے کہ گویا ان کو دنیا کی کچھ خبر ہی نہیں۔ ایک نے کہا۔ "محمد عرب کا ایک صوبہ ہے" دوسرا بولا "محمد مسلمانوں کا ایک خدا ہے" الغرض اس قسم کے مضحکہ خیز جوابات دیتے رہے۔ اگر اس لاعلمی کا مقابلہ نومسلم احمدی انگریزوں کی مذہب سے دلچسپی معلومات اور مطالعہ سے کیا جائے تو یہ انتہا حیرت ہوتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور جناب شمس صاحب کی اخلاص سے بھری ہوئی کوششوں کا نتیجہ۔

تقریر کے اختتام پر لیفٹیننٹ ممتاز احمد صاحب نے معلومات میں اضافہ کی خاطر سوالات کی اجازت دی اور خدام نے ازدیاد علم کے لئے بعض سوالات کئے جن کے جوابات سید صاحب نے نہایت وضاحت کے ساتھ دیئے۔ اور خدام سے درخواست کی کہ وہ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کے لئے نہایت درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی کوششوں میں اور زیادہ برکت دے۔ اور ان کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ مشن کی تبلیغی مساعی کا ذکر اور جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی مخلصانہ کوششوں کا حال ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ اور مجلس نے باتفاق رائے پاس کیا کہ جناب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مرزا حسین بیگ صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

میرے والد صاحب مرحوم مرزا حسین بیگ صاحب متوطن کھدریالہ ضلع گجرات جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ اور جن کے انتقال پر کئی سال گذر چکے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ سے جس قدر اخلاص و محبت رکھتے تھے۔ اس کا تقاضا تھا۔ کہ ان کے حالات زندگی سلسلہ کے اخبار میں جلد شائع ہو جاتے۔ مگر افسوس کہ اب تک یہ فرض ہم سے ادا نہ ہو سکا۔ آج میں حضرت والد صاحب مرحوم مغفور کے مختصر حالات پیش کر کے احباب جماعت سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ ان کی مغفرت اور بلندئ مدارج کے لئے دعا فرمائی جائے۔

حضرت والد صاحب نے غالباً ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان کا احمدی ہونا تھا۔ کہ اپنے بھی بیگانے ہو گئے۔ لیکن وہ بڑے صبر و استقلال سے ان کا مقابلہ کرتے اور احمدیت کی تبلیغ کرتے رہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ جب مخالفین والد صاحب کو بے حد تکلیفیں دیتے اور بد زبانیاں کرتے تو وہ اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ اور رو رو کر دعائیں مانگتے۔ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ کہ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرًا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ لوگ کہتے۔ کہ یہ کافر ہو گیا ہے۔ پھر ان کے قتل کے ارادے کئے گئے۔ اور ان کو زہر دینے کے منصوبے بھی سوچے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر موقعہ پر بچایا۔ میں چونکہ ان کی سب سے بڑی لڑکی ہوں۔ میں نے اکثر دیکھا۔ کہ والد صاحب پر ایسے ایسے نازک مواقع آئے۔ کہ گویا وہ ہر روز مرتے اور روز ہی زندہ ہوتے۔ ایک روز میرے پھوپھا جو میرے چچا بھی ہیں۔ (یعنی والد صاحب کے ماموں زاد بھائی) انہوں نے میرے ساتھ گفتگو شروع کر دی۔ اور کئی قسم کے اعتراض کئے۔ میری عمر اس وقت چودہ پندرہ سال کی تھی۔ مگر میں نے اپنی سمجھ کے مطابق ان کو جواب دیئے۔ آخر وہ کہنے لگے۔ تمہارے ابا کو تو غلطی لگی ہے۔ تم بھی اپنے ابا کے پیچھے مرزائی ہو گئی ہو۔ میری زبان سے اس وقت اللہ تعالےٰ نے ایسا جواب نکلوایا۔ کہ وہ چپ ہو گئے۔ میں نے کہا آپ یہ خیال نہ کریں۔ کہ میں والد صاحب کے پیچھے احمدی ہوئی ہوں۔ میں تو کہتی ہوں۔ اگر ان سے پہلے مجھے پتہ لگ جاتا۔ کہ یہ سلسلہ سچا ہے۔ تو میں کبھی یہ خیال نہ کرتی۔ کہ والد صاحب احمدی نہیں۔ بلکہ میں فوراً بیعت کر لیتی۔ میرا یہ جواب سنکر وہ خاموش ہو گئے۔

حضرت والد صاحب کو قبول احمدیت کی توفیق بزرگوار بابو فخر الدین صاحب مرحوم کے ذریعہ ملی تھی۔ جبکہ والد صاحب مرحوم اور بابو صاحب موصوف بسلسلہ ملازمت کیمل کور لاہور چھاؤنی میں ملازم تھے۔ ان سے بہت کچھ بحث کرنے کے بعد حضرت والد صاحب نے احمدیت قبول کی۔ لیکن جب بیعت میں شامل ہو گئے۔ تو پھر ایسی استقامت دکھائی۔ کہ مخالفین کے کسی حملہ کی پروا نہ کرتے اور نڈر ہو کر سب کو تبلیغ کرتے رہے۔ ہمارے رشتوں کے متعلق والد صاحب کو بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ لیکن انہوں نے احمدیت کی خاطر سب کچھ بخوشی برداشت کیا۔

غیر احمدی رشتہ داروں میں اگر کوئی موت ہو جاتی۔ تو والد صاحب ان کے جنازوں میں کبھی شامل نہ ہوتے۔ اس پر غیر احمدی رشتہ دار کہا کرتے۔ کہ تمہارا جنازہ کون پڑھے گا۔ والد صاحب کہتے۔ بے شک تم میں سے کوئی بھی میرا جنازہ نہ پڑھے۔ میری موت پر خود اللہ تعالےٰ سامان کر دے گا۔ اور اگر کوئی احمدی جنازہ پڑھنے والا نہ ہؤا۔ تو فرشتے میرا جنازہ پڑھیں گے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے وفات سے قریباً ایک ماہ پہلے ان کے قادیان آنے کے سامان پیدا فرما دیئے۔ اور ان کا اس مبارک بستی میں انتقال ہؤا۔ حضرت والد صاحب مرحوم کی عمر ۶۵ سال تھی۔ قادیان سال میں وہ کئی بار آیا کرتے تھے۔ اور جلسہ سالانہ پر ہمیشہ بیوی بچوں کو ساتھ لاتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ان کو بے حد محبت تھی۔ اور سلسلہ کے سب اخبار اور رسائل منگوایا کرتے تھے۔ اور سب پڑھتے۔ اخبار الفضل ان دنوں ہفتہ وار ہؤا کرتا تھا۔ فرمایا کرتے۔ یہ ہفتہ بھی گذارنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ ہر ایک کے ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔ جہانتک ہو سکتا۔ سب کے ساتھ نیک سلوک کرتے۔ اور جب کسی کو کوئی ضرورت پڑتی۔ وہ ہر ایک کے کام آتے۔ اب وہی رشتے دار اور مخالف ان کو اکثر یاد کرتے ہیں۔ جو ان کی زندگی میں ان کے درپئے آزار رہتے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ حمیدہ بیگم عارفہ اہلیہ مرزا معظم بیگ صاحب۔ گلگت۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۷۱۶ منکہ چودھری لبشارت احمد ولد چودھری فضل احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نیروبی۔ ڈاکخانہ نیروبی ضلع نیروبی صوبہ افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۳۰۰ شلنگ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ نیز اپنی تنخواہ کی کمی و بیشی کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ العزیز

العبد لبشارت احمد۔ گواہ شد محمد شریف سکرٹری تبلیغ۔ گواہ شد سید عبد الرزاق شاہ۔

۷۷۲۲ منکہ جیوں زوجہ محمد بخش صاحب قوم مان پیشہ موچی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف مہر جو مبلغ -/۱۰۰ روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ زیور کوئی نہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اکیس ہزار روپیہ انعام

۲۱۰۰۰

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہؤا۔ جب وہ ظاہر ہوں گے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور ان کو اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں۔ نہ مہدی۔ نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ (نعوذ باللہ) مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ اپنے یہ عقائد ایک پبلک جلسے میں حلفاً بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اور ان کے ہم خیال جو ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اس طرح مختلف ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حلف کی عبارت شرائط انعامات مفصل طور پر بیان کی گئی ہیں۔ جو دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کیا جاتا ہے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الامتہ جیوے زوجہ محمد بخش۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد محمد رمضان پسر موصیہ۔

ع۷۷۱۸۔ منکہ برکت بی بی بیوہ قائم دین صاحب مرحوم قوم درزی عمر ۶۵ سال ساکن گوجرانوالہ ڈاکخانہ خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقعہ گوجرانوالہ کے نصف کے ½ حصہ کی میں شرعی مالک ہوں۔ ۵ تولہ طلائی زیورات۔ تن وغیرہ قیمتی ۵۰/- روپے پنشن ماہوار ۱۱/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد و آمد کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ برکت بی بی۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل واقف زندگی۔ گواہ شد عبد الحق۔

ع۷۷۹۳۔ منکہ محمد بی بی زوجہ نور محمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سٹھیالی۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف ۱۵۰ روپیہ حق مہر ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی زیور ہے۔ نہ کوئی جائیداد ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اس کے سوا اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا محمد بی بی گواہ شد نور محمد احمدی خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد شفیع۔

ع۷۷۹۵۔ منکہ راجہ محمد اشرف ولد راجہ غلام محمد خاں صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ملوٹ ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے اس وقت ۱۴۰/- روپیہ ماہوار جس میں ۸۰/- روپیہ تنخواہ اور ۶۰/- روپے الاؤنس ہے۔ میں اس کی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد

ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد زوجہ محمد اشرف۔ گواہ شد عبد اللہ خاں محاسب جماعت احمدیہ۔ گواہ شد چودھری عبد الرشید جبل پور۔

ع۷۷۳۶۔ منکہ حشمت بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم باجوہ پیشہ مزدوری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۲ء ساکن عینووالی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ⅛ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زیور:- دو عدد ڈنڈیاں ۱۲/-

وہاں بھی وہ موجود تھے

دو گورکھوں نے ۲۸ جاپانیوں کو ہلاک کیا

حال ہی میں برما کے محاذ پر چار گورکھے گشت کرتے ہوئے دشمن کی ایک بڑی فوج کے درمیان گھر گئے۔ اگلے دو گورکھوں میں سے ایک کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور دوسرے کو مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ باقی دو گورکھے اوٹ میں ہو کر سب حال دیکھتے رہے۔ اس کے بعد جاپانی نہایت خوش و خرم اپنے قیدی کو ساتھ گھسیٹتے ہوئے پہنچے۔ دونوں گورکھوں نے سامنے آتے ہو جاپانیوں پر گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ جاپانی بوکھلا کر ادھر ادھر سر چھپانے کو بھاگے۔ اور گورکھا قیدی چھوٹ گیا۔ اس کے بعد گورکھے دشمن سے بھڑ گئے۔ اور ۲۸ جاپانیوں کو ٹھکانے لگا کر لوٹ آئے۔ اپنے کیمپ پر پہنچ کر انہوں نے دیکھا۔ کہ وہ جوان بھی جسے مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا تھا۔ اپنے مورچے پر واپس پہنچ گیا تھا۔

آپ ایسے جوانمرد لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیں۔ تو ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے متعلق جملہ تفصیلات کسی بھرتی دفتر سے معلوم کیجیے۔

10

کنٹرول کے معنی ہیں

مال تیار کرنے والے کے لئے مناسب بچت دوکاندار کے لئے مناسب نفع اور آپ کے لئے مناسب قیمتیں

دواؤں کے کنٹرول آرڈر کی تشریح

ہر شخص تھوڑی بہت مقدار میں دوائیں خریدتا ہے اور دواؤں کے کنٹرول آرڈر "ڈرگ کنٹرول آرڈر" کی تفصیلات معلوم کر کے آپ اپنا روپیہ بچا سکتے ہیں۔

اس قانون کی دفعات کا خلاصہ یہ ہے..

۱۔ اس قانون کے ذریعے تھوک اور خوردہ دونوں کی زیادہ سے زیادہ قیمت فروخت مقرر کر دی گئی ہے۔ اندازاً ۱۷۰۰ دواؤں اور دوسری چیزوں پر جو دوافروشوں کے ہاں بکتی ہیں عائد ہوتا ہے۔ ان کے ناموں اور قیمتوں کی فہرست منیجر آف پبلیکیشنز سول لائنز دہلی یا کسی ایجنٹ سے جسے سرکاری مطبوعات بیچنے کی اجازت حاصل ہو خریدی جا سکتی ہے قیمت ۹ آنے مع محصول ڈاک۔ اس فہرست میں جو دوائیں درج ہیں ان کی قیمت پر ایک اور عام دفعہ کے ذریعے کنٹرول لگا دیا گیا ہے۔ اگر آپ کو کسی صورت میں شبہ ہو کہ قیمت زیادہ وصول کی گئی ہے تو اس کی اطلاع دے کر اس دفعہ کے تحت مناسب کارروائی کرا سکتے ہیں۔

۲۔ دوافروشوں اور دوکانداروں کے لئے کنٹرول کے داموں سے زیادہ قیمت پر بیچنا یا رکھے ہوئے مال کو بیچنے سے بغیر معقول وجہ کے انکار کرنا جرم ہے۔ مانگنے پر رسید بھی دینا ضروری ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانے یا قید کی سزا دی جا سکتی ہے اور اُن کا مال ضبط ہو سکتا ہے۔

۳۔ کوئی بیوپاری پراونشل لائیسنسنگ افسر کے جاری کردہ لائیسنس کے بغیر دواؤں کی تجارت نہیں کر سکتا۔ ہر لائیسنس دار کے لئے اپنی دوکان میں اس اعلان کے نیچے چھاپے ہوئے نشان اور کنٹرول کے داموں کی فہرست نمایاں طور پر لگانا لازمی ہے۔

۴۔ یہ قانون سوائے یونانی اور آیورویدک دواؤں کے تمام ملکی اور غیر ملکی دواؤں پر عائد ہوتا ہے۔

نوٹ بعض پہاڑی مقامات پر ۵ فیصدی زائد دام لگانے کی اجازت ہے۔ اگر کہیں چنگی یا ٹرمینل ٹیکس لگتا ہو تو اسے علیحدہ رسید پر ظاہر کرنا چاہیے۔

دوائیں خریدنے سے پہلے کنٹرول کے داموں کی فہرست اپنے دوافروش سے مانگ کر دیکھئے اس قانون کی خلاف ورزی کی اطلاع بے جھجک اپنے لائیسنسنگ افسر کو دیجیے جس کا حوالہ کنٹرول کے داموں کی فہرست میں دیا ہوا ہے۔

حالات سے باخبر رہئے

اپنے حقوق طلب کیجئے

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہنگری کا ایک جرنیل مکولاسن نامی متعدد افسروں سمیت روسیوں سے جا ملا ہے

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے پنجاب کے سکولوں کی درسی کتابوں کے متعلق اب یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ نئی درسی کتابوں کا پیش کرنا مزید ایک سال کے لئے یعنی ۱۰ اپریل ۱۹۴۶ء تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

بیت المقدس ۱۸ اکتوبر۔ دمشق سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شامی وزرا مستعفی ہو گئے ہیں۔ نیز بیت المقدس میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لبنان کی وزارت بھی عنقریب مستعفی ہونے والی ہے

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ ہندوستانی کمانڈ کے ہندوستانی سپاہیوں کو دن میں دو مرتبہ کی بجائے تین مرتبہ کھانا کھلایا جائے گا۔ اس تغیر کا مقصد یہ ہے۔ کہ راشن کی نئی بنیادی شرح سے پورا پورا استفادہ کیا جائے۔

سٹاک ہالم ۱۸ اکتوبر۔ ۴۵ ہزار کارکن سالسبرگ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کے لئے زمین دوز پناہ گاہ پہاڑوں میں تعمیر کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ وہاں وہ سالہا سال بے فکری کی زندگی بسر کر سکیں گے۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ وزیر ہند مسٹر ایمری پارلیمنٹ میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے نظر بند ممبروں کے متعلق عنقریب ایک اور اعلان کریں گے۔

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ایک ممبر سر آرڈیشر دلال آجکل لاہور آئے ہوئے ہیں۔ کل شام انہوں نے مقامی اخبار کے نمائندوں کو پریس کانفرنس میں بلایا۔ شروع میں آپ نے ایک ٹائپ شدہ بیان پیش کیا جس پر اعتراض کرتے ہوئے پریس نمائندوں نے کہا۔ کہ جنگ کے بعد تعمیر کی جو سکیم بنائی گئی ہے۔ وہ تب ہی کارآمد ہو سکتی ہے۔ جب ہندوستان میں نیشنل گورنمنٹ بنے۔ مگر اس میں مسٹر چرچل اور لارڈ ویول رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ مسٹر دلال نے کہا۔ جن میں گاندھی جی اور مسٹر جناح بھی ہیں۔ اس فقرہ پر گرم گفتاری ہوئی۔ اور نمائندگان پریس واک آؤٹ ہو کر گئے

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ برلن سے تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ روہر اور رائن لینڈ کی آبادیوں میں اتحادیوں کو بہت جلد ہزاروں سفید

جھنڈے دیکھنے کی توقع رکھنی چاہیئے۔ چونکہ گزشتہ سیلاب اور طوفان کے باعث ان علاقوں میں خوراک کی صورت حالات بے حد خراب ہو چکی ہے۔ اور جرمنی میں فصلیں بہت معمولی ہوئی ہیں۔ نیز موسم ایک دم سرد اور مرطوب ہو گیا ہے

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ خواجہ نذیر احمد سابق آنیشل ریسیور کی سزایابی کے خلاف اپیل کی سماعت لاہور ہائی کورٹ کے آنریبل چیف جسٹس اور جسٹس عبدالرحمان پر مشتمل ڈویژن بنچ کے روبرو شروع ہو گئی ہے۔ خواجہ نذیر احمد کی طرف سے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی پیش ہوئے۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے مسٹر سلیم۔ مسٹر ڈیسائی نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ خواجہ نذیر احمد کو سات دفعات کے ماتحت سزا دی گئی ہے۔ مگر دراصل ان کے خلاف کوئی بھی مقدمہ نہیں ہے۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ ملک معظم شاہ جارج نے پانچ روز تک ہالینڈ اور بلجیم میں دورہ کیا اور برطانوی کینیڈین اور امریکن محاذوں کا معائنہ کیا۔ ان ایام میں آپ فوجیوں کے عام راشن پر گزارہ کرتے رہے۔ محاذ جنگ پر یہ آپ کا پانچواں دورہ ہے۔ جب تک آپ محاذ میں رہے۔ آپ کی عدم موجودگی کو صیغہ راز میں رکھا گیا۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ اتحادی فوجوں نے اٹلی میں شہر بلگا رنو پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور شہر سینا کے شمال مشرق میں پہنچ گئی ہیں۔ مارشل کسیر لنگ نے جرمنوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ بولو گینبلہ کی طرف اتحادی پیش قدمی کو روکنے کے لئے مر مٹنے والے حملے شروع کر دیں۔ اتحادی لائنوں پر جرمن توپخانہ نے ۱۲ گھنٹہ میں ایک ہزار فائر کئے۔

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر۔ ایک تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل جب فارموسا پر امریکن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ تو جاپانی بیڑا بھاگ گیا۔ اس نے کوئی مقابلہ نہیں کیا۔

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ بنگال آسام ریلوے کا کچھ آخری حصہ امریکی فوجوں نے مارچ ۱۹۴۴ء سے اپنی تحویل میں لے رکھا ہے۔ اس میں امریکہ سے منگائے ہوئے انجن استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اس پر امریکہ کا کنٹرول ہونے کے بعد فوجی سپلائی میں سو فیصدی اضافہ ہو گیا ہے

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ ماسکو سے ایک کتاب "پورٹ آرتھر" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ روس کے سرکاری اخبار پروا نے اس کتاب کی اشاعت کا اعلان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ پورٹ آرتھر مشرق بعید میں روس کی سب سے اہم بندرگاہ تھی۔ اس بیان کا یہی مطلب لیا جاتا ہے کہ روس پورٹ آرتھر کو واپس لینا چاہتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس کے لئے اسے جاپان سے جنگ کرنی پڑے۔

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی حکومت نے آئندہ تین ماہ میں مزید ۳ لاکھ ٹن گندم ہندوستان پہنچانے کا انتظام کیا ہے۔

امرت سر ۱۸ اکتوبر۔ ۲ سکھ بھائیوں نے کرپانیں نکال کر اتوار کو بمبا لوالہ چاہ میں جو کوئی ان کے راستہ میں آیا۔ اس پر وار کرنا شروع کر دیئے۔ کچھ اشخاص مجروح ہوئے۔ اور ایک دو کی حالت نازک ہے پولیس نے ایک گرفتار کر لیا ہے مگر دوسرا ابھی تک نہیں ملا۔

دہلی ۱۸ اکتوبر۔ بڑے بڑے سرکاری افسروں اور کچھ ٹھیکہ داروں اور زمینداروں کے خلاف شہادتیں دیتے ہوئے جن کے خلاف ہز میجسٹی کی فوجوں میں بدامنی پھیلانے اور انکے ڈسپلن میں دخل انداز ہونے اور ان میں سے کسی ایک کو اپنی ڈیوٹی اچھی طرح انجام دینے سے ناکارہ کرنے کی پاداش میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت مقدمہ چل رہا تھا۔ یو پی کے سی آئی ڈی کے ڈی سپرنٹنڈنٹ نے اس بات کا انکشاف کیا۔ کہ جب گزشتہ جنوری میں وار ڈیپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ سکرٹری مسٹر ڈینیٹ کے مکان کی تلاشی لی گئی تو ان سے ۴۸۵۸۸ روپیہ کے نوٹ جن کے ساتھ کافی مقدار میں مختلف قسموں کی غیر ملکی شراب بھی تھی۔ برآمد کئے۔ گواہ نے کہا۔ کہ اسسٹنٹ سکرٹری کے آفس سپرنٹنڈنٹ بھگوان سنگھ کے مکان سے ۱۰۷۴۱ روپیہ کی رقم برآمد کی گئی۔

ماسکو ۱۸ اکتوبر۔ روسی فوجیں چیکو سلواکیہ سے تین میل سے بھی کم فاصلے پر رہ گئی ہیں۔ ایک جنگی نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ روسی چیکو سلواکیہ کو گھیرے میں لینے کی چال چل رہے ہیں۔

ماسکو ۱۸ اکتوبر۔ ہنگری میں کٹھ پتلی حکومت کے وزیر اعظم نے حکم دیا ہے۔ کہ ہر سپاہی حکومت کی وفاداری کا حلف پھر اٹھائے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنگری کی فوج کے بڑے بڑے افسر فوج کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ پیر کی شام کو مارشل سٹالین اور مسٹر چرچل میں پھر بات چیت ہوئی مسٹر ایڈن نے پولینڈ کے وزیر اعظم سے گفتگو کی

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ اٹلی میں ہماری فوجیں کسانوں کے پاس پہنچتی جا رہی ہیں۔ کل ہمارے ہوائی جہازوں نے دور دور حملے کئے۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بھاری امریکی بمباروں نے چین میں چیکازیر حملہ کیا۔

دہلی ۱۸ اکتوبر۔ انڈین میڈیکل سروس کے ڈائرکٹر نے بیان تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں ہر سال پانچ لاکھ سے زیادہ افراد تپ دق سے مرتے ہیں۔ اور ۲۵ لاکھ اس بیماری میں مبتلا رہتے ہیں۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ہالینڈ میں ونیبرے کے دوسرے سٹیشن پر انگریزی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اب ماس دریا اور جرمنی کے اندر کی طرف

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ

اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت

مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ .... ایک روپیہ چار آنہ

مکمل خوراک گیارہ تولہ ... بارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah